“زکوۃ پر مبنی نظام اور استحصالی ٹیکس کا خاتمہ: تقابلی اور تنقیدی جائزہ"

Aqsa Shabbir

Government Sadiq College women university , Bahawalpur Pakistan

Abstract

The religion of Islam is a balanced religion whose foundation is well-wishing and sympathy. The Prophet (PBUH) stated "Al-Deen Al-Nasihah" [Religion is sincerity/well-wishing], including all goodness in it. Like the rest of the commands of Islam, the wisdom behind the system of Zakat is sympathy for others. So that wealth does not accumulate in a few hands and a spirit of helping one's Muslim brothers is created among the people. In contrast, the tax system not only harms the country's economy but also forces the public to face many difficulties, poverty, and inflation. If a Zakat system is established as an alternative to tax, there will be justice, equity, and equality in society. In this paper, I have analyzed the importance and principles of a Zakat-based system, its impacts on society, and as an alternative to tax. Furthermore, the implementation of Zakat at the national level and the challenges facing it have been reviewed.

زکوۃ پر مبنی نظام اور استحصالی کا خاتمہ

تقابلی اور تنقیدی جائزہ

دین اسلام ایک معتدل دین ہے۔ جس کی بنیاد خیر خواہی اور ہمدردی پر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے الدین النصحیہ فرما کر تمام بھلائیاں اس میں شامل کر دیں۔ اسلام کے باقی احکامات کی طرح زکوۃ کے نظام کی حکمت بھی دوسروں ہمدردی ہے۔ تاکہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو اور لوگوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کا جذبہ پیدا ہو اس کے خلاف ٹیکس کا نظام نہ صرف ملک کی معشیت کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ عوام کو بہت سی مشکلات غریبی، مہنگائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹیکس کے متبادل اگر زکوۃ کا نظام قائم کیا جائے تو معاشرے میں عدل و انصاف اور مساوات ہو گی۔ اس مقالے میں زکوۃ پر مبنی نظام کی اہمیت و اصول، معاشرے پر اثرات اور ٹیکس کے متبادل کے طور پر اس کا تحریر کیا گیا ہے۔ مزید زکوۃ کو ملکی سطح پر نافذ کرنا اور اسے درپیش چیلنجز کا جائزہ لیا گیا ہے۔

موضوع کی اہمیت:

زادہ پر مبنی نظام نہ صرف مذہبی اہمیت کا حامل ہے بلکہ ایک معاشی مسئلے کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ ملک کے معاشی نظام کی بنیاد ٹیکس پر ہے لیکن ٹیکس اب عوام کیلئے استحصال کی صورت بن چکا ہے۔ اسی لیے اس موضوع کو تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

استحصالی ٹیکس کیا ہے؟

استحصالی ٹیکس وہ ہوتے ہیں جو عوام پر غیر ضروری بوجھ ڈالتے ہیں۔ غریبوں کا استحصال کرتے ہیں. اور ان کا مقصد صرف حکومت کے سرفانہ اخراجات پورے کرنا ہوتا ہے۔ جبکہ زکوۃ کے نظام میں عوام کی فلاح کو ترجیح دی جاتی ہے۔

استحصالی ٹیکس کا خاتمہ اور زندہ پر مبنی نظام کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایسا اسلامی معاشی نظام رائج کیا جائے جہاں دولت کی تقسیم پر زور ہو غریبوں کو سہارا ملے اور حکومت کے اخراجات زکوۃ، عشر اور مال غنیمت جیسے اسلامی زرائع سے پورے ہوں جس سے غیر ضروری ٹیکس کا خاتمہ ہو گا اور عوام پر بوجھ کم ہو اور سادگی کم ہو۔[1]

اسلامی نظام معیشت کی بنیاد:

---

[1] ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج1، ص142

نظام زکوۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن اور اسلامی نظام معیشت کا ایک حصہ ہے۔ اس نظام معیشت کی بنیاد اقتصاد ہے۔ اقتصاد کے لغوی معنی ہیں اعتدال - معاشی لحاظ سے اقتصاد کا معنی ہوتا ہے صرف اس حد تک خرچ کیا جائے جس سے ضرورت پوری ہو سکے۔

اسی لیے اسلام نے سادہ زندگی گزارنے کی تلقین کی ہے اور تکلف کی زندگی کو ناپسند کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین نے سادگی کی ایسی زندگی گزاری کہ دنیا اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔

جب سے نظام زکوۃ وعشر کا سرکاری سطح پر چرچا ہوا ہے بہت سے لوگوں نے اپنی رقم بینک سے نکلوانی شروع کر دی کے اب سود تو ملے گا نہیں الٹا زکوۃ دینی پڑے گی تو انھوں نے مسلسل مکان پلاٹ خریدے شروع کر رہے، جس سے زمینوں کی قیمت دگنی ہوگئی اور غریب کیلئے گھر خریدنا بہت مشکل ہو گیا۔[2]

سرمایہ دارانہ نظام نے ہمارے اندر خود غرضی پیدا کر دی. دی ہے جبکہ اسلامی تاریخ کی ابتداء میں ایثار وسخاوت کے بکثرت واقعات ملتے ہیں۔ اس کے لیئے فکر آخرت اور خوف خدا کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں صلوۃ کو زکوۃ پر مقدم رکھا گیا ہے۔

زکوۃ کا تعارف

زکوۃ کے معنی بڑھنے کے بھی آتے ہیں اور زکوۃ کا ایک معنی پاک ہونا بھی ہے۔ یہ دونوں معنی زکوۃ میں پائے جاتے ہیں زکوۃ دینے والے کا مال بڑھتا بھی ہے اور پاک بھی ہو جاتا ہے

شریعت کی اصطلاح میں مخصوص مال میں سے اڑھائی فیصد مستحقین کو دینا زکوۃ ہے۔

زکوۃ کی اہمیت

قرآن کریم میں تقریبا 32 مقامات پر نماز کے ساتھ زکوۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ نہ صرف مالی عبادت ہے بلکہ معاشرے میں خوشحالی لاتی ہے۔ زکوۃ دولت کی منصفانہ تقسیم کا ذریعہ ہے۔ جس سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس کا انکار کفر کے مترادف ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلا فتنہ انکار زکوۃ تھا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ان سے قتال کروں گا یہاں تک کہ ہے زکوۃ نہ ادا کر دیں

واقیمو الصلوۃ واتو الزکوۃ   سورہ بقرہ (1) [3]   خز من اموالھم صدقۃ تطہر ہم وتزکیھم بھا   سورہ التوبہ (2) [4]

---

[2] ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج 1، ص 142

[3] سور التوبہ آیت 103

[4] سورۃ البقرہ آیت 43

اسلام کا حسن انداز

یہ بات قابل ذکر ہے کہ زکوۃ ہر کسی پر فرض نہیں ہے بلکہ جو لوگ نصاب کے مالک ہوں یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا پھر اس کے برابر رقم یا سامان ہو اور اس پر سال گزر جائے تو اس سال کا 2.5٪ زکوۃ فرض ہے۔

تو اسلام کے اول تو ہر انسان پر زکوۃ فرض نہیں کی۔ دوسرا ہر قسم کے مال پر بھی زکوۃ فرض نہیں بلکہ چند مخصوص قسم کے مال جو ضرورت سے زائد ہو اس پر فرض ہے۔[5]

پھر زکوۃ کی مقدار بھی مناسب ہے جس میں زکوۃ دینے والے اور لینے والے دونوں کی رعایت رکھی گئی ہے۔ نہ تو زکوۃ کی رقم اتنی زیادہ ہے کہ مالدار کو تکلیف ہو اور نہ ہی اتنی کم کہ لینے والے کی ضرورت ہی پوری نہ ہو۔

زکوۃ اور ٹیکس میں فرق:-

زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جو الہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہے۔ لیکن زکوٰۃ صرف مالدار پر فرض ہے۔ اور اس کا مقصد دولت کی منصفانہ تقسیم ہے۔ لیکن ٹیکس ساری عوام پر عائد ہوتا ہے بلکہ امیر کو تو کوئی نقصان نہیں لیکن غریب کو بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پھر زکوۃ کی مقدار مقرر ہے اور چند مخصوص مال پر ہے لیکن ٹیکس تو کھانے پینے اور ضرورت کی تمام اشیاء پر ٹیکس دینا پڑتا ہے۔[6]

ٹیکس کی اقسام:

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں نظام حکومت کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ٹیکس ہے۔ حکومت کی آمدنی کا 75٪ حصہ ٹیکس سے حاصل ہوتا ہے۔ باقی 125 دوسرے ذرائع سے ٹیکس وہ رقم ہے جو شہری حکومت یا ادارے کو ادا کرتے ہیں تاکہ ملک کے دفاع، ترقی، تعلیم صحت پر اخراجات پورے کیے جاسکیں۔

ٹیکس کی دو اقسام ہیں

براہ راست ٹیکس

بالواسطہ ٹیکس

---

[5] شاہ ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، ج3، ص5

[6] ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج1، ص142

براہ راست ٹیکس وہ ہے جو حکومت براہ راست کسی فرد یا ادارے کی آمدنی یا منافع پر وصول کرتی ہے۔اس میں بوجھ دوسرے پر نہیں بلکہ دینے والے پر پڑتا ہے۔

1. براہ راست ٹیکس کی مثالیں:-جیسے انکم ٹیکس جو کمپنیوں کی سالانہ آمدنی پر لگایا جاتا ہے۔
2. کارپوریٹ ٹیکس جو کمپنیوں کے منافع پر عائد ہوتا ہے
3. کیپٹل گین ٹیکس جو زمین یا شیرز کے منافع پر وصول کیا جاتا ہے۔

بالواسطہ ٹیکس:-وہ ٹیکس جو کسی چیز یا سروس پر عائد ہوتا ہے۔اس کا بوجھ صارف پر ہی پڑتا ہے۔

1. اس کی مثالیں جیسے سیلز ٹیکس جو خرید و فروخت پر لاگو ہوتا ہے۔
2. کسٹم ڈیوٹی بیرون ملک سے آنے والی اشیاء پر [7]

معاشرے پر اثرات:

سننے میں بہت اچھا لگتا ہے کہ ٹیکس صرف غریب پر نہیں بلکہ امیر پر بھی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ ادا بھی کرتے ہیں تو جواب ہے نہیں ادا کرتے۔وہ اپنی اصل آمدنی چھپاتے ہیں۔ ٹیکس چوری کرتے ہیں۔

لیکن غریب عوام وہ تو کسی طرح اس ٹیکس سے نہیں بچ سکتے۔کیونکہ ضرورت کی ہر چیز پر ٹیکس ہے۔وہ اگر دکان سے ایک صابن یا ایک شیمپو کا ساشے بھی خریدے تو اس پر بھی اسے ٹیکس دینا پڑے گا۔ٹیکس کی کل آمدنی جو حکومت نے وصول کرتی ہوتی ہے اس کا 86 فیصد حصہ اسی بالواسطہ ٹیکس سے حاصل ہوتا ہے جس کا سارا بوجھ غریب پر پڑتا ہے۔

پاکستان کی آبادی کا زیادہ تر حصہ وہ ہے جو غربت سے بھی نچلے درجے میں آتا ہے جن کے پاس اپنی ضروریات زندگی بھی میسر نہیں ٹیکس کا نظام انہیں بہت بری طرح متاثر کرتا ہے۔آرمی جیسے عہدے کی تنخواہیں انہی غریب کے ادا کیے ہوئے ٹیکس پر مبنی ہیں۔[8]

حکومت کی ذمہ داری:

اب سوال یہ ہے کہ زکوۃ کے نظام کو نافذ کرنے میں حکومت کیا کرسکتی ہے تو ہم دور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا جائزہ لیتے ہیں کہ وہاں کس طرح اس نظام کو نافذ کیا گیا تھا۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہر علاقے کے باقاعدہ عامل مقرر ہوتے تھے جو مختلف علاقوں میں جا کر زکوۃ وصول کرتے تھے۔

---

[7] الموطأ، امام مالک، کتاب الزکوۃ، باب ما جاء فی الزکوۃ من الأحادیث

[8] سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی کراہیۃ اخذ خیار المال فی الصدقۃ. حدیث ۳۴۵، ج ۲، ص ۱۲

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا۔

تو فرمایا

انہیں سب سے پہلے توحید کی دعوت دینا جب وہ مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض کی۔ ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے غرباء پر تقسیم کی جائے

(سنن ترمذی کتاب الزکاۃ باب ماجآفہ کراھصیۃاکذفیھاالمال الصدقہ حدیث)

تو حکومت اسلامی میں عاملوں کو باقاعدہ ہدایات دی جاتی تھیں۔ کہ زیادہ عمدہ یا گھٹیا مال نہ لیں بلکہ متوسط درجے کا وصول کریں۔ امانت داری سے کام ہیں تو حکومت کو بھی اب اس کا انتظام کرنا چاہئیے، عامل مقرر کریں ان کی نگرانی کریں زکوۃ حکومت وصول کرے اور مستحقین تک پہنچائے۔

کیا زکوۃ کا نظام ٹیکس کا متبادل ہو سکتا ہے؟

حاصل بحث یہ ہے کہ اگر شرعی طور پر زکوۃ کا نظام نافذ کر دیا جائے تو کیا ٹیکس کا متبادل بن سکتا ہے. غربت کو ختم کیا جا سکتا ہے یا کبھی ایسا ہوا ہے کہ زکوۃ لینے والا کوئی نہ ہو تو جی ہاں ایسا ہوا ہے

1) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے گورنر نے یمن سے زکوۃ وصول کر کے مدینہ بھیجی تو حضرت عمر نے کہا وہیں تقسیم کروانہوں نے جواب دیا، یہاں کوئی زکوہ لینے والا نہیں ہے۔
2) اسی طرح دور فاروقی میں حضرت عمرو بن عاص نے زکوۃ مدینہ بھجوائی تو حضرت نے کہا انہی پر تقسیم کرو جواب ملا یہاں کوئی زکوۃ لینے والا نہیں۔
3) حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں زکوۃ دینے والوں کو اپنا مال واپس لے جانا پڑا کیونکہ وہاں کوئی مستحق ہی نہیں تھا۔

تو موجودہ دور میں بھی اگر زکوۃ کا شرعی نظام قائم کیا جائے تو دولت چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہو گی۔ اور ٹیکس کی غیر منصفانہ تقسیم نہ ہو اور حکومت کے اخراجات پورے کرنے کیلئے بیت المال جیسا ادارہ قائم کیا جائے تو کافی حد تک غربت پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

ٹیکس کا زیادہ تر بوجھ غریب پر پڑتا ہے اور بد قسمتی سے غریب ان سہولیات سے فائدہ بھی نہیں اٹھا سکتا جس کیلئے وہ ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ جیسے عدالت، صحت وغیرہ تو انصاف لینا عدالت سے غریب کے بس کی بات نہیں۔

حکومت کو ضرور اس طرف توجہ دینی چاہیے تاکہ پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی ریاست اور خوشحال ملک بنایا جا سکے۔[9]

---

[9] امام غزالی، احیاء العلوم، ج2، 375

سفارشات

اس سارے مقالے کا خلاصہ یہ ہے کہ ٹیکس ملکی معیشت میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ کسی بھی ملک کی ریاست کو چلانے کیلیئے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے جیسے سرحدوں کی حفاظت، تعلیمی ادارے وغیرہ۔ ٹیکس کی تبدیلی سے معیشت کی تبدیلی ہوتی ہے۔ لیکن حکومت کو اس میں چند امور کا خیال رکھنا چاہیئے۔

اول تو ٹیکس لگانے کا مقصد واضح کہا جائے کہ عوام کی فلاح ہے۔

ٹیکس اس وقت لگایا جائے جب دوسری تمام معاشی ذمہ داریاں اس ضرورت کو پورا کرنے میں ناکام ہو جائیں تو پہلے زکوۃ پھر خراج اس کے بعد ٹیکس لگایا جائے۔

سب سے پہلے مالدار لوگوں پر ٹیکس عائد کیا جائے اور اس سلسلے میں عدل انصاف کا مظاہرہ کیا جائے

حوالہ جات

سورۃ البقرہ آیت 43

سورالتوبہ آیت 103

سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء في کراہیۃ اخذ خیار المال في الصدقۃ. حدیث ۳۵، ج ۲، ص ۱۲

ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج 1، ص 142

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد 4، ص 128

امام غزالی، احیاء العلوم، ج 2، 375

شاہ ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، ج 3، ص 5

الموطأ، امام مالک، کتاب الزکوۃ، باب ماجاء فی الزکوۃ من الاحادیث